بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۲۹
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

جسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
مورخہ: جمعرات

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴	۲۷ ذیقعدہ ۱۳۸۹ھ ۔ ۵ تبلیغ ۱۳۴۹ ہش ۔ ۵ فروری ۱۹۷۰ء	نمبر ۳۱

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جس دین میں نماز کا التزام نہیں وہ دین ہی کیا ہے

خدا تعالیٰ کی محبت اسی کا خوف، اسی کی یاد میں دل لگا رہنے کا نام نماز ہے

"نماز کیا ہے؟ یہی کہ اپنے عجز و نیاز اور کمزوریوں کو خدا کے سامنے پیش کرنا اور اسی سے اپنی حاجت روائی چاہنا۔ کبھی اس کی عظمت اور اس کے احکام کی بجا آوری کے واسطے دست بستہ کھڑا ہونا اور کبھی کمال مذلت اور فروتنی سے اس کے آگے سجدہ میں گر جانا۔ اس سے اپنی حاجات کا مانگنا یہی نماز ہے۔ ایک سائل کی طرح کبھی اس مسئول کی تعریف کرنا کہ تُو ایسا ہے تُو ایسا ہے اس کی عظمت اور جلال کا اظہار کر کے اس کی رحمت کو جنبش دلانا پھر اُس سے مانگنا۔ پس جس دین میں یہ نہیں وہ دین ہی کیا ہے.... خدا تعالیٰ کی محبت اسی کا خوف۔ اُسی کی یاد میں دل لگا رہنے کا نام نماز ہے۔ اور یہی دین ہے۔ پھر جو شخص نماز ہی سے فراغت حاصل کرنا چاہتا ہے اُس نے حیوانوں سے بڑھ کر کیا کیا؟ وہی کھانا پینا اور حیوانوں کی طرح سو رہنا۔ یہ تو دین ہرگز نہیں یہ سیرتِ کفار ہے..... جو شخص خدا تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے اور اس کے دربار میں پہنچنے کی خواہش رکھتا ہے اس کے واسطے نماز ایک گاڑی ہے جس پر سوار ہو کر وہ جلد تر پہنچ سکتا ہے۔ جس نے نماز ترک کر دی وہ کیا پہنچے گا۔

اصل میں مسلمانوں نے جب سے نماز کو ترک کیا یا اُسے دل کی تسکین آرام اور محبت سے اس کی حقیقت سے غافل ہو کر پڑھنا ترک کیا ہے تب ہی سے اسلام کی حالت بھی معرضِ زوال میں آئی ہے۔ وہ زمانہ جس میں نمازیں سنوار کر پڑھی جاتی تھیں غور سے دیکھ لو کہ اسلام کے واسطے کیسا تھا۔ ایک دفعہ تو اسلام نے تمام دُنیا کو زیر پا کر دیا تھا جب سے اُسے ترک کیا وہ خود متروک ہو گئے ہیں۔ دردِ دل سے پڑھی ہوئی نماز ہی ہے کہ تمام مشکلات سے انسان کو نکال لیتی ہے۔ ہمارا بارہا کا تجربہ ہے کہ اکثر کسی مُشکل کے وقت دعا کی جاتی ہے ابھی نماز میں ہی ہوتے ہیں کہ خدا نے اس امر کو حل اور آسان کر دیا ہوا ہوتا ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جلد پنجم صہ ۲۵۳)

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۴ تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ۔
حضور کی حرمِ محترم، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے، ثم الحمدللہ۔
احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

● میرے بھائی اخویم مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب مربی سلسلہ کی اہلیہ صاحبہ کافی عرصہ سے علیل چلی آ رہی ہیں۔ ان کے پیٹ میں رسولی تھی ۲۶ جنوری کو کراچی کے سول ہسپتال میں ان کا آپریشن ہوا۔ آپریشن خدا کے فضل سے کامیاب رہا۔ تمام احبابِ جماعت سے گزارش ہے کہ ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ مولیٰ کریم اپنا فضل شاملِ حال رکھے اور جلد شفا بخشے۔ آمین۔

(حبیب اللہ خان ایم۔ ایس سی
پروفیسر تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ)

● برادرم الحاج مسعود احمد صاحب خورشید کے متعلق کراچی سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ لاہور سے کراچی جا کر زخمی ٹانگ پر ورم ہو گیا ہے۔ ٹیسیں بھی بہت اٹھتی ہیں نیز کمر اور کندھوں میں درد ہے اور بے چینی بھی بہت ہے۔ صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے احبابِ کرام سے دعا کی التجا ہے۔ (حکیم حفیظ الرحمٰن سنوری)

● میرے بھائی جان محترم میاں بشیر احمد صاحب پاسپورٹ آفیسر کوئٹہ آجکل بعارضہ یرقان سخت بیمار ہیں اور سی۔ ایم۔ ایچ لاہور میں داخل ہیں۔ غالباً ان کا آپریشن ہو گا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے شفاءِ کامل عطا فرمائے آمین۔ (بیگم عابد۔ سرگودہا)

عیدالاضحی کی تقریب پر قربانی کرنیوالے احباب متوجہ ہوں

اِس مرتبہ عیدالاضحی ۱۷۔ فروری ۱۹۷۰ء کو انشاءاللہ تعالیٰ ہو گی۔ اِس موقع پر جو اصحاب نظارت خدمتِ درویشاں کے زیرِ انتظام قربانی کروانا چاہتے ہیں وہ بحساب فی جانور (بکرا) کم از کم ساٹھ روپے بھجوا دیں تاکہ ان کی طرف سے قربانی کا انتظام کروایا جا سکے۔ چونکہ عیدالاضحیہ کے دنوں میں جانوروں کی قیمتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ نیز بسا اوقات اچھا جانور بھی دستیاب نہیں ہوتا اس لئے احباب رقم بھجوانے میں عجلت فرمائیں۔
یہ رقوم ناظر خدمتِ درویشاں کے نام بھجوائی جائیں تاکہ بروقت مل سکیں۔

(ناظر خدمتِ درویشاں)

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ تبلیغ ۱۳۴۹ ہش

امن اور انسانی تدابیر

انسان شروع ہی سے ایسی زندگی کی تلاش میں چلا آیا ہے جو اس کے لئے سراسر آرام اور امن کی زندگی ہو اور وہ اطمینان سے اور غم و ہموم اور خوف سے بالا ہو۔ چنانچہ تمام فلسفہ جو اب تک انسان نے وضع کیا ہے اس کا مقصد یہی رہا ہے کہ ایسے اصول معلوم ہو جائیں جن پر عمل کرنے سے انسان پُرامن زندگی گزارنے کے قابل ہوں۔ انفرادی طور پر بھی انسان اس کی کوشش کرتے رہے ہیں اور اجتماعی طور پر بھی انجمنوں اور حکومتوں کے ذریعہ ایسی فضا قائم کرنے کے متمنی رہے ہیں۔ تاہم یہ ایسا ہُما ہے کہ ابھی تک انسان کے ہاتھ نہیں آیا۔ بلکہ حالت وہی رہی جس کا اشارہ غالبؔ نے اِس شعر میں کیا ہے ؎

دمید دانہ و بالید و آشیاں گہ شد
در انتظار ہُما دانہ چیدنم بنگر

متواتر لوگ ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں ایسی تدابیر سوچنے میں مصروف رہے ہیں اور کروڑوں انسانوں نے اپنی اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔ چنانچہ ہر بولی میں آپ ایسی کہاوتیں دیکھیں گے جن سے نہ صرف اس خواہش کے اظہار کا پتہ چلتا ہے بلکہ ایسی تجویزیں بھی پیش کی گئی ہیں جن پر عمل کرنے سے انسان پُرامن زندگی گزارنے میں کامیاب ہوسکتا ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ آج تک کروڑوں کتابیں بڑی اور چھوٹی جو لکھی گئی ہیں جو شائع بھی ہوئی ہیں اور شائع بھی ہو گئی ہیں۔ یہ تمام لٹریچر اسی خواہش کی پیداوار ہے۔

اس کے علاوہ انسانوں نے طرح طرح کی ایجادات بھی کی ہیں جو انسانی زندگی کے لئے آرام دہ ہیں۔ ذرا ذرا سے کام کے لئے آلات تیار کئے گئے ہیں۔ موجودہ سائنسی ترقی نے تو حد کر دی ہے اور ایسے ایسے آرام کے سامان مہیا کئے ہیں کہ خود انسان دنگ رہ جاتا ہے۔ ان ساری کوششوں کے باوجود دو چیزیں سوچنے والی ہیں کہ آیا انسان نے جو کچھ پُرامن زندگی گزارنے کے لئے اب تک سوچا ہے اور تدابیر نکالی ہیں اور ایجادات کی ہیں ان سے واقعی وہ مقصد حاصل ہوا ہے؟ کیا انسان نے ان چیزوں کے ذریعہ واقعی پُرامن و آرام زندگی کی نعمت کا پورا نہیں کچھ حصّہ حاصل کیا ہے۔

یہ امر بڑا غور طلب ہے۔ اور بعد غور کے انسان اسی نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ جتنی تدبیریں سوچی اور سامان انسان نے اس مقصد کے لئے ایجاد کئے ہیں فی الواقعہ ان سے یہ مقصد حاصل نہیں ہو سکا۔ یہ تدبیریں اور ایجادات ایک انسان کے لئے تو تھوڑے عرصہ کے لئے بیشک آرام دہ ثابت ہوئی ہونگی لیکن یہ صرف عارضی حیثیت رکھتا ہے اور انسان کی اس خواہش کا جواب نہیں ہے جس کا ذکر ہم نے اُوپر کیا ہے۔ اور جو چند لفظوں میں یہ ہے کہ انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی ایسی پُرامن ہو جائے کہ کوئی خراش باقی نہ رہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ کیا انسان اپنی تدابیر سے ایسی زندگی حاصل کر سکتا ہے ایسی زندگی جو زندگی کہلا سکے۔ موت کی خاموشی اور سکون نہ ہو۔ اس پر داناؤں نے جتنا غور کیا ہے اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ غالب ؏

موت سے پہلے آدمی غم سے نجات پائے کیوں

بلکہ اس سے بھی بڑھ کر بقول ذوق ؎

اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مر جائیں گے
مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائیں گے

اِس وقت دُنیا میں جو بدامنی کی فضا پھیلی ہوئی ہے وہ خود اِس بات پر گواہ ہے کہ انسان اپنی تدابیر سے اس زندگی کو انفرادی اور اجتماعی لحاظ سے پُرامن بنانے میں نہ صرف سخت ناکام ہوا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے ؎

مریضِ عشق پر رحمت خدا کی
مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

بڑے بڑے عقلمند بزعمِ خود زندگی کا ایک عقدہ کھولتے ہیں تو انکشاف ہوتا ہے کہ بھڑوں کے چھتّے کو چھیڑ دیا گیا ہے۔ کھلنے والے عقدے کی طرح کے لاتعداد عقدے نظر آنے لگتے ہیں ؎

سمجھ لیا ہے ترا راز اے طلسمِ جہاں
کہ جتنا راز کھُلے اور راز ہو جائے

(باقی)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ
اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

جان ہے تو جہان ہے لوگو

دین۔ دُنیا کی جان ہے لوگو
جان ہے تو جہان ہے لوگو

رُوح مُردوں میں پھُونکتا ہے نئی
وہ مسیح الزمان ہے لوگو

لاکھ ہو زور شور میں طوفاں
نوح خود کشتیبان ہے لوگو

ہم کو آتی نہیں سخن سازی
ہم عمل کی زبان ہیں لوگو

پھیکا پکوان ان کا ہے سب سے
جن کی اُونچی دُکان ہے لوگو

ان کا سرمایۂ صلاح و فلاح
سلسلۂ بیان ہے لوگو

ابنِ ابنِ مسیح کا یہ نگر
پرتوِ قادیان ہے لوگو

اس نگر میں مکین ہے تنویرؔ
بے نوا کی یہ شان ہے لوگو

قرآنِ حکیم اور اکتشافاتِ اثریہ

بنی اسرائیل کی گمشدہ تاریخ کا ایک ورق

محترم جناب شیخ عبدالقادر صاحب ۲۱۵ رستم پارک لاہور

قرآن حکیم میں ہے کہ جب حضرت موسےٰ علیہ السلام اپنی قوم کو مصر سے نکال کر کنعان کی سرحدوں پر لائے۔ تو انہوں نے بنی اسرائیل کے سامنے ان کے عہدِ رفتہ کو پیش کیا۔ آپ کے خطاب کا ذکر بایں الفاظ ہوا ہے۔

وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَ جَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا وَّ اٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَ لَا تَرْتَدُّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ۝

(المائدہ ۲۱-۲۲)

اور تم اس وقت کو بھی یاد کرو۔ جب موسےٰ نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ اے میری قوم تم اللہ کے اس احسان کو یاد کرو جو اس نے اس وقت تم پر کیا تھا۔ جب اس نے تم میں نبی مقرر کئے تھے۔ اور تمہیں بادشاہ بنایا تھا۔ اور تمہیں وہ کچھ دیا تھا جو (دنیا کی) معلوم قوموں میں سے کسی کو نہیں دیا تھا۔ اے میری قوم تم اس مقدس زمین داخل ہو جاؤ جو اللہ نے تمہارے لئے لکھ رکھی ہے اور اپنی پیٹھوں کے رُخ نہ لوٹ جانا ورنہ تم نقصان اٹھا کر لوٹو گے۔

سلسلہ کے ایک واجب الاحترام بزرگ نے جن کا دل اللہ تعالےٰ کی محبت سے سرشار اور سینہ عشق قرآن سے لبریز ہے۔ اس آیۂ مبارکہ کے تاریخی حقائق پر غور کرنے کی دعوت دی ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ کنعان میں داخل ہونے سے پہلے بھی عبرانی نسل کے لوگ نبوت اور بادشاہت کے فقید المثال انعام سے فیض یاب ہو چکے تھے۔ مصر میں وہ بیشتر غلامی کی زندگی بسر کرتے رہے بادشاہ کب ہوئے؟ دراصل عبرانی تاریخ کا یہ ایک گمشدہ باب ہے جس کی طرف قرآن حکیم نے اشارہ کیا ہے۔ تورات میں حضرت یوسف علیہ السلام کے برسر اقتدار آنے کا ذکر ہے۔ بنی اسرائیل مصر میں بس گئے۔ اس سے زائد کسی بات کا ذکر نہیں لیکن قرآن حکیم سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسا وقت بھی آیا کہ عبرانی قوم کے لوگ پورے طور پر مقتدر رہے۔ یہ اقتدار انہیں کب ملا۔ تورات اس بارہ میں خاموش ہے حقیقت یہ ہے کہ بنی اسرائیل مصر میں ۴۰۰ برس تک رہے ہیں۔ ۲۰۰ برس تک وہ مقتدر رہے اور ۲۰۰ برس تک غلام۔ پہلی دو صدیوں میں بنی اسرائیل ملوک تھے۔ دو سو سال تک مملوک

~~~~(۲)~~~~

عصرِ حاضر میں اکتشافاتِ اثریہ کی شہادتوں سے معلوم ہوا کہ ایک ایسا وقت بھی آیا کہ کنعان شام اور مصر پر سامی چرواہے حکمران تھے۔ ان کا نام تاریخ میں ہائیک سوس ہے۔ عرب اور بعد میں عبرانی نسل کے لوگ اس اتحاد کا غالب عنصر تھے۔ ہائیک سوس بادشاہوں کی مُہریں مصر کے آثارِ قدیمہ سے ملی ہیں۔ ان میں بعض عبرانی حکمرانوں کے نام بھی پائے گئے۔ یہ لوگ شام و مصر کے حکمران تھے۔ اس انکشاف سے ایک نیا نظریہ ابھرا ہے وہ نظریہ یہ ہے کہ عبرانی نسل کے افراد کسی زمانہ میں مقتدر رہے ہیں۔

قرآن حکیم سے معلوم ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل اپنے علم و فضل کی بناء پر مصریوں پر فائق تھے۔ بلکہ دوسری قوموں میں بھی ان جیسے ماہرینِ فن موجود نہیں تھے۔ اس لئے ہر دور میں بنی اسرائیل کا ایک نمائندہ حکومت میں موجود رہا ہے۔ فرمایا

وَ لَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰى عِلْمٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝

(الدخان ۳۳)

اور ہم نے بنی اسرائیل کو اپنے زمانہ کی تمام قوموں پر ان کے علم و فضل کی بناء پر فضیلت دی تھی۔ بنی اسرائیل کے پہلے نمائندہ حضرت یوسف علیہ السلام جو کہ مالیات کے ماہر تھے۔ وہ ترقی کر کے عزیزِ مصر کے عہدہ جلیلہ پر فائز ہو گئے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے کارہائے نمایاں کی وجہ سے مصر میں خوشحالی کا ایک نیا دَور شروع ہوا۔ ان کے روحانی مقام کو زندگی میں تو اہلِ مصر پہچان نہیں سکے۔ لیکن ان کی وفات کے بعد پکار اٹھے کہ اب ان جیسا مصلح اور ریفارمر پیدا نہیں ہو گا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی مقبولیت کے باعث بنی اسرائیل کے لئے ترقی کے دروازے کھلے تھے۔ آثارِ مصر سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام والے عہدہ پر ان کی وفات کے بعد ایسے لوگ فائز تھے جن کے نام بنی اسرائیل جیسے ہیں۔

۱۔ یعقوب ایل یا یعقوب ہر
۲۔ دُو دُو
۳۔ خور
۴۔ عریسو

حضرت یوسف علیہ السلام کے جانشین مصر میں مقتدر تھے۔ عرب چرواہوں یعنی ہائیک سوس کی حکومت ۲۰۰ سال تک رہی۔ اس دور میں عبرانی قوم نے بہت ترقی کی۔ مصر کی اکانومی کو وہی کنٹرول کرتے۔ بڑے بڑے عہدوں پر اپنے علم و فضل اور ٹکنیک کے باعث فائز تھے۔ حکومت میں ان کا عمل دخل تھا۔

ہائیک سوس کی حکومت کے خاتمہ کے بعد مصریوں نے اقتدار سنبھال لیا۔ اس دور کے فراعنہ نے عبرانی قوم پر قافیہ حیات تنگ کرنا شروع کیا۔ لیکن اس دو سو سالہ دَور عقوبت میں بھی اہلِ مصر مجبور تھے کہ بنی اسرائیل کے علم و فن سے فائدہ اٹھائیں۔ اب انہوں نے بنی اسرائیل میں سے ایسے لوگوں کو آگے لانا شروع کیا۔ جو کہ حاکموں کی خوشنودی کی خاطر اپنی ہی قوم پر ظلم کرنے والے تھے۔ فرعون موسےٰ کے زمانہ میں قارون کی مثال بالکل واضح ہے۔ وہ عبرانی قوم کا فرد تھا۔ وہ کانوں سے سونا نکالنے اور مالیات کا ماہر تھا۔ وہ خود کہتا ہے کہ میں ایک ایسے علم کی وجہ سے ممتاز ہوں جو کہ میرا ہی حصہ ہے علٰی علمٍ عندی کہ میں اپنے علم میں سپیشلسٹ ہوں۔ فرعون کے خزانوں کا وہ افسرِ اعلیٰ تھا۔ مصریوں کی خوشنودی اس کا مطمح نظر تھا۔ اس لئے اپنی ہی قوم پر ظلم روا رکھتا۔ اس دَور میں جب کہ بنی اسرائیل جور و ستم کی چکّی میں پس رہے تھے۔ ان کی قوم کے ایک فرد کا برسرِ اقتدار آ جانا بتاتا ہے کہ مصری مجبور تھے۔ کہ وہ بنی اسرائیل کے علم و فضل سے فائدہ اٹھائیں۔ جب آخری دَور میں اقتدار کی تکون میں اسرائیلی فرد شریک تھا۔ یعنی سیاسی مذہبی اور مالی امور کے ہیڈ فرعون ہامان اور قارون تھے۔ قارون قوم موسےٰ سے تھا۔ تو شروع کے ادوار میں عبرانی نسل کے افراد کس طرح نظر انداز ہو سکتے تھے؟

~~~~(۳)~~~~

مصر میں دو سو سالہ دَورِ غلامی میں گاہے گاہے بنی اسرائیل ابھرتے رہے۔ موحد فرعون اخناطون کے انقلاب توحید کے پیچھے ایسی قوم کا ہاتھ تھا۔ اس انقلاب کا داعی میری را تھا۔ یہ شخص اخناطون کی پیشکردہ توحید کا علمبردار تھا۔ اور معابد توحید کا امام۔ اخناطون کے عہد میں نہایت درجہ مقتدر شخصیت میری را کی تھی۔ یہ عجیب بات ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں لاوی امامت کے لئے مخصوص تھے۔ لاویوں کی تین شاخیں تھیں۔ ایک مشہور شاخ میرادی تھی۔ جس سے بڑے بڑے کاہن اور امام پیدا ہوئے

اخناطون کے انقلاب توحید کا داعی میری را کیا میرادی خاندان سے تھا۔ یہ امر قابل غور ہے۔

~~~~(۴)~~~~

فرعون موسےٰ کی غرقابی کے بعد شام و فلسطین کی غلام قوموں نے بغاوت کر دی۔ فرعون کے دربار میں ایک مقتدر شخصیت تھی۔ جسے قرآن حکیم نے رجل مومن کا نام دیا ہے۔ اس مرد خدا نے بھرے دربار میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حمایت کی۔ اور آلِ فرعون کو آنے والے عذاب سے ڈرایا قرآن حکیم میں ہے

فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَ حَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ۝ (المومن ۴۶)

اللہ تعالےٰ نے اس مردِ مومن کو آلِ فرعون کی تدبیروں کے بد نتائج سے بچا لیا۔ اور آلِ فرعون کو دردناک عذاب نے چاروں طرف سے گھیر لیا۔

دوسری جگہ ہے

كَذٰلِكَ وَ اَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا
~~~~

أٰخَرِيْنَ (الدخان ۲۹)

اور اس طرح آل فرعون تباہ و برباد ہو گئی اور ہم نے ان کی مقبوضہ جنت۔ عیون۔ زروع مقامات کریم اور نعماء کا وارث ایک اور قوم کو کر دیا۔

مصر کے آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دوسری قوم ان غلاموں کی تھی جو کہ شام و کنعان سے تعلق رکھنے والے تھے۔ اور مصر میں بدحالی کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ فرعون کی غرقابی کے بعد وہ برسر اقتدار آ گئے اس انقلاب کا علمبردار ایک شامی شہزادہ تھا۔ قرآن بتاتے ہیں کہ یہ انقلاب آل فرعون کی ممتاز شخصیت رجل مومن کے اشارہ سے برپا کیا گیا۔ انقلاب کے داعی شامی شہزادہ کے متعلق ایک کتبہ میں لکھا ہے کہ اس نے سارے مصر کو اپنے تسلط میں لے لیا۔ مندروں کے چڑھاوے بند کر دیئے اور دیوتاؤں کے متعلق اس نے کہا کہ تم اس کی عبث پوجا کرتے ہو۔ وہ تو اپنے وقت کے نیک انسان تھے۔ تم نے انہیں خدا بنا لیا۔ صاف ظاہر ہے کہ یہ انقلاب رجل مومن کی سرپرستی میں برپا ہوا۔ رجل مومن کے خطاب کے الفاظ قرآن حکیم نے محفوظ کر لئے۔ اس نے کہا۔

"اے میری قوم میرا بھی کیا عجیب حال ہے۔ میں تمہیں نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے دوزخ کی طرف بلاتے ہو۔ تم مجھے اس غرض سے بلاتے ہو کہ میں اللہ کا کفر کروں۔ اور اس کے شریک ان کو قرار دوں۔ جن کے شریک ہونے کے متعلق مجھے کوئی علم نہیں۔ اور میں تم کو ایک غالب اور بخشنے والی ہستی کی طرف بلاتا ہوں۔

(المومن ۴۳)

یہ بات واضح ہے کہ انقلاب کے داعی کے خیالات اور رجل مومن کے عقائد میں تطابق ہے۔ آل فرعون میں اس کی شامی بیویوں کے بطن سے پیدا ہونے والے شہزادے بھی شامل تھے۔ ہو سکتا ہے کہ رجل مومن وہی شامی شہزادہ ہو جس نے مصر میں انقلاب برپا کر دیا۔ اور شرک کا وقتی طور پر استیصال ہو گیا۔

(۵)

بنی اسرائیل جب مصر سے نکلے تو وہ ہزاروں کی تعداد میں تھے۔ خروج کے بعد سینا و کنعان کے بعض طاقتور قبائل ان میں شامل ہو گئے۔ دگنتی ۱۳ باب) عمالقہ سے ان کا مقابلہ ہوا۔ اس جابر قوم پر اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو فتح [illegible] اب ان کی تعداد اتنی بڑھ گئی تھی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے کنٹرول کرنا مشکل تھا۔ اعشاری نظام کے تحت قوم کی تنظیم کی گئی۔ ہر دس سو اور ہزار پر ایک امیر مقرر کر دیا گیا۔ سرداران الف ملوک بنی اسرائیل تھے۔ جو کہ کنعان میں داخلہ سے پیشتر قوم میں برسر اقتدار تھے۔

الغرض یوسف علیہ السلام سے لے کر سرداران الف تک امتداد ملوک بنی اسرائیل تھے جن کی طرف حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خطاب میں اشارہ ہے۔ اس نظریہ کی تائید میں تاریخی حوالوں کے لئے آئندہ مضمون کا انتظار فرمائیں۔

نیک بات بھی حکمت سے کہنی چاہیئے

محترم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ

بسا اوقات دیکھا گیا ہے کہ ایک نیک اور اچھی بات بھی ایسے طریق اور رنگ میں کہی جاتی ہے جس سے سننے والے پر اس کا اچھا اثر نہیں پڑتا کھانا خواہ کتنا ہی اچھا کیوں نہ ہو۔ لیکن اگر صاف ستھرے برتن میں اچھے طریق سے اسے پیش نہ کیا جائے۔ تو وہ اچھا کھانا باعث اذیت ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں نہایت ہی احسن رنگ میں اس بارہ میں ہدایت فرماتے ہوئے بیان کیا ہے۔

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ

اپنے رب کی طرف بلانا اور اس کے پیغام کو لوگوں تک پہنچانا کتنا اچھا اور نیک کام ہے۔ لیکن اس کے لئے بھی فرمایا کہ حکمت اور موعظہ حسنہ کا طریق مدنظر رکھو۔ حکمت اور موعظہ حسنہ کا عام اور موٹا مفہوم یہ ہے۔ کہ نیک بات بھی ایسے طریق پر اور ایسے ماحول میں اور ایسے رنگ میں کی جائے کہ جس کا سننے والوں پر نیک اثر ہو۔ لوگوں کی نفسیات کو مدنظر رکھ کر بات کی جائے۔ عقل اور جذبات کو اپیل کرنے والے انداز میں بات کہی جائے۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں دراصل ایک عظیم نفسیاتی نکتہ کی طرف ائمہ خطیبوں۔ مبلغین اور اسلام کی دعوت دینے والوں کو توجہ دلائی گئی ہے۔ جب تک کوئی خطیب یا واعظ لوگوں کی نفسیات کا مطالعہ نہیں کرتا اور ان سے آگاہ نہیں ہوتا اس وقت تک اس کے بات کرنے خطبہ دینے یا وعظ و نصیحت کا طریق مؤثر نہیں ہو گا اور نہ ہی لوگوں میں اس کے خطبہ اور وعظ سننے سے بشاشت پیدا ہو گی۔ اور اس طرح واعظ اور خطیب اصلاح معاشرہ کے فرض کو احسن رنگ میں انجام نہ دے سکیں گے۔

حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد بھی اس بارہ میں ہماری راہنمائی کرتا ہے۔ ملک یمن میں تعلیم اسلام کی اشاعت کے لئے جب حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل اور ابو موسیٰ کو مامور فرمایا تو آپ نے انہیں یہ تاکیدی ارشاد فرمایا۔

يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا

(بخاری)

کہ تعلیم و تلقین کا کام انجام دیتے ہوئے اور اسلام کی دعوت اور اصلاح و ارشاد کا فریضہ بجا لاتے ہوئے ایسا طریق اختیار کرنا کہ لوگ اپنے لئے آسانی کی صورت محسوس کریں۔ ایسا طریق اور ماحول نہ پیدا کرنا کہ تم لوگوں کے لئے تنگی کی صورت پیدا کر دو۔ اور لوگ اپنی طبیعتوں میں تنگی محسوس کرنے لگیں۔ تعلیم و تلقین وعظ و نصیحت اس رنگ میں کرنا کہ لوگوں کے لئے بشاشت کی کیفیت پیدا ہو۔ اور ان کے اندر نفرت کے جذبات پیدا ہونے نہ پائیں اور خوشدلی ان میں قائم رہے۔ ہلکا پھلکا انداز۔ غیر ضروری طوالت سے اجتناب۔ بے وقت بے ضرورت بار بار اعلانات اور وہ لمبے اور تکرار کے ساتھ سننے والے اس طریق سے اکتا جاتے ہیں۔ ادب و احترام اور شریعت کے اعزاز کے جذبہ سے ان کی زبانیں اگر خاموش رہیں تو دل ضرور تنگ پڑنے لگتے ہیں۔

حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد واضح ہے۔ جس میں خطیبوں۔ واعظوں اور اصلاح و ارشاد کا کام کرنے والوں اور دینی امور کی تعلیم و تلقین کرنے والوں سے یہ چاہا گیا ہے کہ وہ اپنے سننے والوں میں بشاشت اور خوشدلی کی فضا کو قائم رکھیں۔ اور خشک طویل تقریریں اور لمبے لمبے اعلانات کی بار بار تکرار سے سننے والوں میں تکدر کی فضا پیدا نہ کریں۔ اگر ایسا کریں گے تو فرمان باری تعالیٰ اور حضور کے ارشاد مندرجہ بالا کی سراسر خلاف ورزی کے مرتکب ہوں گے۔

خطیبوں۔ ائمہ اور واعظوں کو دعائیں کرتے ہوئے خدا اور اس کے رسول کے ارشاد کو مدنظر رکھتے ہوئے حکمت اور موعظہ حسنہ کے ساتھ خطبہ تعلیم و تلقین اور وعظ و نصیحت کا فریضہ بجا لانا چاہیئے اور ایسا ماحول قائم کرنا چاہیئے کہ سننے والوں میں خوشدلی اور بشاشت قائم و دائم رہے۔ اللہ تعالیٰ ہر حال میں اپنے خاص فضل سے ہمارا ہادی و راہنما ہو۔ اور اس کی منشا کی تکمیل احسن رنگ میں کرنے والے ہوں۔

نہایت ضروری یاددہانی

امراء و صدر صاحبان ۱۲ فروری سے قبل رپورٹیں بھجوائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک برائے حفظ ابتدائی سترہ آیات از سورۃ بقرہ کے بارے میں اس سے قبل اخبار الفضل میں اعلان شائع ہو چکا ہے۔ اس اعلان کے ذریعہ یاددہانی کروائی جاتی ہے۔ کہ تمام وہ امراء و صدر صاحبان جنہوں نے ابھی تک رپورٹ نہیں بھجوائی اپنی اپنی جماعتوں کے بارے میں جلد رپورٹ ارسال کریں۔ کہ کتنے افراد مردوں۔ لڑکوں اور مستورات نے یہ آیات حفظ کر لی ہیں سب کا علیحدہ علیحدہ ذکر ہونا چاہیئے۔

اس بارے میں پوری رپورٹ مورخہ ۱۲ فروری کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش ہو گی۔ جن جماعتوں کی طرف سے رپورٹ نہ آئے گی۔ ان کا نام بھی افسوس سے ذکر کرنا پڑے گا

امراء و صدر صاحبان سے درخواست ہے۔ کہ اس بارہ میں خاص کوشش فرمائیں۔

(خاکسار ابو العطاء ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

میری والدہ صاحبہ مرحومہ

(از مکرم شیخ برکت علی صاحب اکونٹنٹ دفتر الفضل)

میری والدہ صاحبہ مرحومہ والدہ شیخ جمیل احمد صاحب امروہی درویش قادیان الٰہی منشا کے مطابق مورخہ ۱/۱۵ بروز جمعرات بوقت ۳۰-۱۱ بجے دن چند ماہ کی علالت کے بعد اس جہان فانی سے انتقال کر کے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

والدہ صاحبہ مرحومہ بہت نیک خاتون تھیں اور ان لوگوں میں سے تھیں جو ہر وقت دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہیں۔ آپ کے ہر کام میں دین کا پہلو غالب نظر آتا تھا۔ آپ بے شمار خوبیوں کی مالک تھیں۔ کفایت شعاری سُگھڑ پن اور سلیقہ شعاری آپ کی نمایاں خوبیاں تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد مبارک ہے "مسکین وہ ہے جو مسکین کی بات کو مسکینی سے سنے" مرحومہ اس ارشاد کے مطابق ہر دکھی انسان کی بات بہت ہمدردی اور توجہ سے سنتیں۔ مہمان کے ساتھ بہت خندہ پیشانی اور اخلاق سے پیش آتیں اور ایسی کوئی بات زبان پر نہ لاتیں جس سے کسی کا دل دکھے یا وہ شرمندگی محسوس کرے فرمایا کرتی تھیں کہ سب سے بڑی نیکی حسنِ اخلاق ہے۔

بعض اوقات اپنا ضروری کام صرف اس وجہ سے رہ جاتا کہ آپ مہمان کی دلجوئی کی خاطر اس کے پاس بیٹھی رہتیں۔ مصیبت زدہ کی بات سن کر بہت بے چین ہو جاتیں اور اس کی امداد کرنے کی کوشش کرتیں۔

چونکہ آپ کی طبیعت شروع سے ہی دین کی طرف مائل تھی۔ اسلئے ہر نیک کام کو خود اختیار کرتیں۔ ۱۹۲۳ء میں جب آپ کی عمر تقریباً ۲۵ سال تھی آپ کو وصیت کرنے کی تحریک کی گئی۔ آپ نے اسی وقت وصیت کر دی حالانکہ اس وقت مقامی جماعت کے کسی فرد نے بھی ابھی وصیت نہ کی تھی۔ مرحومہ نے آخر دم تک وصیت اور اسکے لوازمات کا خیال رکھا۔ وفات سے ایک دن قبل فرمانے لگیں۔ کہ میرے وصیت کے کاغذات فلاں جگہ رکھے ہیں سنبھال لینا۔

مرحومہ پنجوقتہ نماز بڑی پابندی سے ادا فرماتی تھیں۔ میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے نماز نہ پڑھی ہو۔ سردی کے باوجود تیمم کبھی نہ کرتیں بلکہ وضو کرتیں تمام امور خانہ داری سے فارغ ہو کر بہت اطمینان سے نماز ادا فرماتی تھیں۔ سوائے خاص تکلیف کے نماز جمع کبھی نہ کرتی تھیں اسی طرح ہمیشہ باقاعدہ نماز تہجد ادا فرماتیں اور رمضان کے روزے رکھتیں۔ چند سال سے دل کی اور پٹھوں کی تکلیف کے باعث نماز تہجد اور روزے چھوڑنے پڑے۔ جس کا ہمیشہ خصوصاً رمضان میں بہت افسوس کرتی تھیں تاہم فدیہ حسب توفیق ادا فرماتی تھیں

آپ کو قرآن کریم سے بہت عشق تھا تقریباً چالیس سال کی عمر میں قرآن کریم کا مکمل ترجمہ سیکھا اور باقاعدہ روزانہ دو۔ دو۔ تین تین سیپارے ترجمہ کے ساتھ دہراتی تھیں اکثر گھر میں قرآن کریم کے بیان فرمودہ واقعات کا ذکر فرمایا کرتی تھیں۔ کئی بچوں کو قرآن پڑھایا جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قرآن کریم کا ترجمہ پڑھنے کی تحریک فرمائی تو متعدد عورتوں کو قرآن کریم کا ترجمہ پڑھاتی رہیں۔ حج کی بڑی خواہش تھی۔ لازمی چندہ جات کی ادائیگی کے علاوہ تمام طوعی تحریکات میں بھی حصہ لیا کرتیں غریب عورتوں کی پوشیدہ طور پر اکثر مالی امداد فرماتی تھیں

درود شریف بڑی کثرت سے پڑھتیں اور حتی الوسع عورتوں کی ایسی مجالس سے الگ رہتیں جن میں ادھر ادھر کی باتیں ہوتی ہوں بلکہ گھر کے اندر بھی اگر افراد خانہ اکٹھے کوئی ذکر کرتے تو آپ خاموشی سے درود شریف پڑھتی رہتیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بڑی محبت تھی۔ آپ کے ذکر پر آنکھوں میں اکثر آنسو آجاتے تھے قادیان میں رہائش کے دوران اکثر بہشتی مقبرہ دعا کے لئے جاتیں

بچوں کی تربیت کا آپ کو سب سے زیادہ خیال رہتا تھا اپنے وطن کے ماحول کو قطعاً پسند نہ کرتی تھیں۔ آپ کا یہی جذبہ آپ کو قادیان لایا۔ ۱۹۴۶ء میں آپ قادیان تشریف لائیں تو آپ کو یہاں کا ماحول بہت پسند آیا اس وقت سے آپ نے قادیان میں مستقل رہائش اختیار کرنے کا اپنے دل میں پختہ ارادہ کر لیا وقتاً فوقتاً کوشش کرتی رہیں۔ مگر کوئی صورت نہ بنی آخر تقسیم ملک کے بعد ۵۰-۱۹۴۹ء میں مرکز کی طرف سے قادیان میں مع خاندان کے مستقل رہائش اختیار کرنے کی تحریک ہوئی تو آپ نے ہجرت کرنے کی پوری کوشش کی آپ کی تربیت کے نتیجہ میں ہم تمام بہن بھائیوں کو بھی قادیان جانے کا بڑا شوق تھا۔ لیکن والد صاحب کی بعض مجبوریوں کے پیش نظر اس وقت اس ہجرت کے لئے حالات سازگار نہ تھے۔ جس کا ہم سب کو بڑا افسوس تھا۔ لیکن والدہ صاحبہ نے اپنے جذبہ ایمان اور پختہ عزم کی بدولت ایک موقعہ پر مجھے بڑے یقین کے ساتھ فرمایا کہ ہم آج سے ایک ہفتہ کے اندر اندر قادیان کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔ چونکہ مجھے یہ بات ناممکن نظر آرہی تھی اسلئے میں نے تعجب سے پوچھا کہ کس طرح ایسا ہو سکتا ہے جبکہ اور مشکلات کے علاوہ والد صاحب بھی راضی نہیں۔ لیکن آپ نے فرمایا کہ بس دیکھ لینا۔ چنانچہ ابھی ایک ہفتہ بھی پورا نہ ہوا تھا کہ حالات سازگار ہو گئے اور ہم سب قادیان کے لئے روانہ ہو گئے یہ الفاظ آپ نے خدا تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے کہے تھے۔ چونکہ آپ ہمیشہ ہر چھوٹے بڑے کام کے لئے اللہ تعالیٰ پر ہی توکل کرتی تھیں اسلئے اللہ تعالیٰ نے بھی ہر مشکل وقت میں آپ کی نصرت فرمائی۔

تکلیف یا پریشانی کے وقت ہرگز نہ گھبراتیں بڑے سے بڑے نقصان پر بھی صبر کا عمدہ نمونہ دکھایا۔ میرے بھائی کی اچانک وفات پر ایک شخص نے مخالفت کی بناء پر خوشی کا اظہار کیا۔ تو آپ نے اسکو بھی کوئی جواب نہ دیا۔ اور صبر سے کام لیا

وفات سے کچھ دن قبل میں نے خواب میں آپ کو صحت کی حالت میں بہت اعلیٰ لباس اور زیور پہنے ہوئے ایک اونچے تخت پر بیٹھے دیکھا۔ اس وقت آپ کے پاس اعلیٰ قسم کے جوڑے تھے گویا اللہ تعالیٰ نے آپ کے نیک انجام کی اطلاع دے دی تھی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور آپ کے نیک مقاصد کو ہمیں پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

عید فنڈ کی طرف توجہ فرمائیں

احباب کرام سے یہ امر مخفی نہیں کہ عید فنڈ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے قائم ہے اور اس فنڈ کی غرض یہ ہے کہ عید کی خوشی کے موقعہ پر دین اسلام کی ضرورتیں بھی نظر انداز نہ ہونے پائیں۔ پس احمدی احباب جنہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہوا ہے کے اخلاص کا تقاضا ہے کہ وہ عید فنڈ میں اپنی استطاعت کے مطابق زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔ عید فنڈ کی شرح کم از کم ایک روپیہ فی کس تھی۔ لیکن اب آمدنیوں میں خدا کے فضل سے اضافہ ہو چکا ہے اسلئے اس کی شرح حتی الوسع اس سے بڑھکر ہونی چاہیئے۔ احباب اس کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

عید فنڈ مرکزی چندہ ہے۔ تمام وصول شدہ رقوم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروائی جائیں۔ البتہ قربانی کی کھالوں کی آمد مقامی فنڈ میں جمع کی جا سکتی ہے۔

(ناظر بیت المال آمد)

نمایاں کامیابی

خاکسار کا فرزند عزیزہ صابر عثمان ہاشمی پی اے ایف کورنگی میں بطور اپرنٹس الیکٹرانکس ٹریننگ حاصل کر رہا تھا اب اس کی ٹریننگ ختم ہو چکی ہے باوجود اسکے کہ وہ اپنے آخری امتحان کے دوران بیمار تھا پھر بھی مولا کریم کے خاص فضل سے نمایاں طور پر کامیاب ہوا۔ کراچی یونیورسٹی کی طرف سے اُسے اب F.S.C. TECH کا سرٹیفکیٹ اور ASSOCIATED ENGINEERING کا ڈپلومہ دیا جائے گا۔

بزرگان سلسلہ و دیگر افراد جماعت سے درخواست ہے کہ وہ عزیز کی بیش از بیش دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دعا فرما دیں۔

(خاکسار محمد شفیع ہاشمی عفی عنہ جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ ملقہ سعود آباد کراچی)

درخواست دعا:۔ خاکسار کے برادر نسبتی مکرم اللہ بخش صاحب ٹائپسٹ نیشنل بنک چنیوٹ بیمار ہیں۔ اسی طرح نور الحسن صاحب شاکر فوڈ ڈسٹرکٹ ٹریڈ یلپڈ حیدرآباد بعارضہ درد گردہ بیمار ہیں۔ ہر دو کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے (محمد حنیف برہ محمد آباد)

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے

۳- وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال، سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۸۶۰

میں سروری بیگم زوجہ چوہدری احمد دین خاں صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۰۳/B پیپلز کالونی لائلپور ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر وصول شدہ ... ــ ۱۰۰۰ روپے

۲- زیور طلائی وزنی ۲ تولہ مالیتی ... ــ ۲۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: سروری بیگم زوجہ چوہدری احمد دین صاحب ۲۰۳/B پیپلز کالونی لائلپور

گواہ شد:- احمد الدین ۲۰۳/B پیپلز کالونی لائلپور۔ گواہ شد:- عبد الغنی ۲۰۳/B پیپلز کالونی۔ لائلپور

مسل نمبر ۱۹۸۶۱

میں ناصرہ بیگم زوجہ چوہدری منیر احمد صاحب قوم جٹ کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھیوہ باجوہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۳/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر وصول شدہ (بصورت زیورات) ... ــ ۱۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- ناصرہ بیگم اہلیہ چوہدری منیر احمد صاحب ساکن کھیوہ باجوہ۔ ضلع لائلپور

گواہ شد:- منیر احمد خاوند موصیہ کھیوہ باجوہ چک ۱۲۶ رکھ برانچ ضلع لائلپور

گواہ شد:- ڈاکٹر غلام محمد ساکن چہور چک ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ

مسل نمبر ۱۹۸۶۲

میں اختری بیگم بیوہ شیخ طفیل محمد صاحب مرحوم۔ قوم شیخ قانونگو پیشہ خانہ داری عمر ۵۸ سال بیعت ۱۹۳۰ء ساکن لاہور۔ ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۹/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱- زیور طلائی وزنی ۲ تولہ مالیتی -/۲۷۰

۲- نقد -/۳۵۰

۳- حق مہر بذمہ خاوند (بوجہ بیوہ ہونے کے اور خاوند کے غیر احمدی ہونے کے وصول نہیں کر سکی) ... ــ ۵۰۰

۴- ایک مکان واقع ہوشیارپور (انڈیا) اس کے بدلہ میں ابھی حکومت پاکستان کی طرف سے کوئی معاوضہ نہیں ملا۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۴۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامۃ:- اختری بیگم بیوہ شیخ طفیل محمد صاحب لاہور۔

گواہ شد:- قاضی رشید الدین صاحب لاہور

گواہ شد:- شیخ خالد محمود ولد طفیل محمد مرحوم لاہور۔

مسل نمبر ۱۹۸۶۳

میں زبیدہ بیگم زوجہ مرزا محمد یوسف صاحب آف راولپنڈی قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۹/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱- زیور طلائی وزنی ۱/۲ ۴ تولے مالیتی -/۷۹۰

۲- حق مہر وصول شدہ -/۲۰۰۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- زبیدہ بیگم زوجہ مرزا محمد یوسف صاحب۔ لاہور

گواہ شد:- مرزا محمد یوسف ولد غلام محی الدین صاحب لاہور۔

گواہ شد:- عبد القدیر سیکرٹری تحریک جدید لاہور۔

مسل نمبر ۱۹۸۶۴

میں بی بی زوجہ محمد شفیع صاحب قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شادیوال ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۹/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر وصول شدہ -/۱۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- بی بی اہلیہ محمد شفیع صاحب شادیوال۔ ضلع گجرات۔

گواہ شد:- محمد شفیع ولد مولوی مہر دین صاحب شادیوال۔ ضلع گجرات

گواہ شد:- علی احمد ولد محمد الدین صاحب شادیوال ضلع گجرات۔

مسل نمبر ۱۹۸۶۵

میں چوہدری منشی خاں ولد محترم حاکم علی صاحب قوم راجپوت پیشہ زمینداری عمر ۶۳ سال بیعت ۱۹۳۹ء ساکن چک ۶۹/۱۲.B گھسیٹ پور۔ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۸/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱- تین کنال زرعی زمین واقع چک ۶۹/ا-ب گھسیٹ پورہ ضلع لائلپور مالیتی -/۱۵۰۰

۲- ۱/۲ ۱۲ ایکڑ زمین الاٹ ہوئی ہے۔ اقساط ادا ہو رہی ہیں۔ قبضہ نہیں ملا مالیتی -/۵۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے

العبد:- چوہدری منشی خاں ولد حاکم علی صاحب ۶۹/ا-ب گھسیٹ پور۔ ضلع لائلپور

گواہ شد:- رحمت اللہ سیکرٹری مال۔ جماعت ۶۹/ا-ب گھسیٹ پور۔ ضلع لائلپور۔

گواہ شد:- محمد اکرم ۶۹/ر-ب گھسیٹ پور ضلع لائلپور

درخواست دعا

میرے بڑے بھائی عطاء الرحمن صاحب اور چھوٹے بھائی حبیب الرحمن صاحب بیمار ہیں احباب سے درخواست دعا ہے کہ خداوند کریم صحت کامل عاجل عطا فرمائے۔

خاکسار فضل الرحمن بی ٹی بی ٹی بھیرہ

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

امن و امان برقرار رکھنے کے اقدامات پر غور

راولپنڈی ۳۰ فروری۔ صدر یحییٰ خان نے کل مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کے گورنروں سے تین گھنٹے کی ملاقات میں امن عامہ کی صورت حال پر غور کیا۔ معلوم ہوا ہے کہ دونوں گورنروں نے صدر کو اپنے صوبے میں امن و امان کی صورت حال سے آگاہ کیا۔ اور بتایا کہ انتخابات کے سلسلہ میں پر امن فضا برقرار رکھنے کی خاطر کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ انہوں نے مزدوروں اور طلباء کے مسائل کے بارے میں صدر کو تازہ ترین صورت حال بتائی۔

لفٹنٹ جنرل عتیق الرحمٰن کل صبح راولپنڈی پہنچے۔ ہوائی اڈے سے وہ سیدھے ایوان صدر گئے۔ ایوان صدر میں تین گھنٹے تک ملک میں امن و امان کی صورتِ حال پر غور کرنے کے بعد وہ بذریعہ طیارہ راولپنڈی سے واپس لاہور چلے گئے۔

نکسن نے اگلے سال کا بجٹ پیش کر دیا۔

واشنگٹن ۳۰ فروری۔ امریکہ نے اپنے دفاعی بجٹ میں کمی کر دی ہے۔ صدر نکسن نے ۱۹۷۱ء کے لئے کانگریس کو جو دفاعی بجٹ پیش کیا ہے وہ ۱۹۷۰ء کے مقابلے میں چھ فی صد کم ہے نیا بجٹ ۷۱ ارب ۸۱ کروڑ ۱۰ لاکھ ڈالر ہوگا جب کہ پچھلے سال یہ رقم ۷۶ ارب ڈالر تھی۔ انہوں نے امریکی ایجنسی برائے بین الاقوامی ترقی (ایڈ) کے لئے ایک ارب ۴۲ کروڑ ۳۰ لاکھ ڈالر کی رقم رکھی ہے۔

بچوں کو تمباکو نوشی سے بچایا جائے

سڈنی ۳ فروری۔ سرطان کے ماہر برطانوی ڈاکٹر رونالڈ ریون نے کہا ہے کہ سرطان سے نجات پانے کے لئے ہر قسم کی تمباکو نوشی ختم کر دینی چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ اگر پھیپھڑوں کے سرطان سے ہونے والی روز افزوں اموات کو روکا نہ گیا تو طب کے لئے بڑی مصیبت پیدا ہو جائے گی۔ بچوں کو تمباکو نوشی کے خطرات و مضرات سے آگاہ کرنے کے بارے میں انہوں نے کہا ہمیں بچوں کو اس سے روکنا چاہیئے۔ بہت سے بچے آٹھ سال کی عمر میں تمباکو نوشی کا آغاز کر دیتے ہیں اور ۱۴ سال کی عمر میں ان پر مضر اثرات ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔

سولہ سمگلر سامان سمیت گرفتار

لاہور ۳ فروری۔ ڈیزرٹ رینجرز نے منڈی صادق گنج (بہاول پور ڈویژن) کی سرحد پر اسمگلنگ کی کوشش کرتے ہوئے ایک ٹرک اور سامان سے لدے ہوئے سات اونٹوں سمیت ۱۶ اسمگلروں کو گرفتار کر لیا ہے۔

راولپنڈی میں امریکی مرکز اطلاعات کے باہر مظاہرہ

راولپنڈی ۳ فروری۔ راولپنڈی کے متعدد سکولوں اور کالجوں کے طلباء نے کل یہاں امریکی مرکز اطلاعات کے سامنے مظاہرہ کیا۔ یہ مظاہرہ اس وقت کیا گیا جب اس مرکز میں چاند سے لائے جانے والے پتھروں کی نمائش کی جا رہی تھی۔ مظاہرین نے دیتہ نام اور فلسطین میں امریکی اور اسرائیلی فوجوں کے مظالم بند کئے جانے کا مطالبہ کیا مظاہرہ کا اہتمام نیشنل اسٹوڈنٹس فیڈریشن نے کیا تھا۔ مظاہرین نے امریکی مرکز اطلاعات سے تقسیم ہونے والے کتابچوں اور رسائل کو نذر آتش کیا۔ مظاہرہ ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔

ناروے کا تیل بردار جہاز سمندر میں غرق ہو رہا ہے

سان جوان (پیرو) ۳ فروری۔ ناروے کا تیل بردار جہاز انجن میں دھماکے کے بعد آہستہ آہستہ سمندر میں غرق ہو رہا ہے۔ امریکی ساحلی حفاظتی دستے نے بتایا ہے کہ جہاز میں آگ لگی ہوئی ہے جہاز کے عملہ کے ارکان کو بچا لیا گیا ہے۔

اسرائیل کے مورچوں پر حریت پسندوں کے کامیاب حملے

عمان ۳ فروری۔ الفتح کے چھاپہ ماروں نے شمالی اردن کی وادی میں پچھلے ۲۸ گھنٹوں میں چھاپے مار کر دشمن کو بھاری جانی نقصان پہنچایا۔ الفتح کے ترجمان نے بتایا کہ ان کے فدائیوں نے تل ابو قاسم، الریکا، الموج، چشمہ اور عبداللہ میں دشمن کے مورچوں پر چھاپے مارے اور تین اسرائیلی گشتی دستوں پر حملہ کیا اور الحطیب کے ایک ٹرک پر حملہ کر کے اس میں سوار فوجیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے۔ تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے اپنے پاس رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہے۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے"۔

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

واپڈا ٹینڈر نوٹس

چشمہ لنک کینال کے ساتھ ساتھ گاج ریڈرز، گیٹ کیپرز، سگنلرز، اوورسیر کوارٹروں اور انسپکشن ہٹس کی تعمیر کے واپڈا ٹینڈرز طلب کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ لاگت تخمینہ -/۲,۶۰,۰۰۰ (دو لاکھ ساٹھ ہزار) روپے ہے۔ پیشگی اہلیت کے لئے واپڈا کے "بی" کلاس کنٹریکٹرز یا ان سے اوپر درجہ کے کنٹریکٹرز ۱۶ فروری ۱۹۷۰ء تک درخواست دیں۔

درخواست میں اس قسم کے تعمیراتی کاموں کے تجربہ سے متعلق کوائف اور اپنی فرم کے بارہ میں مندرجہ ذیل تفصیلات وضاحت کے ساتھ درج کی جائیں:-

ا۔ گذشتہ تین سالوں کے دوران جو عمارتیں اور دوسرے تعمیراتی کام مکمل کئے ہوں مع لاگت ان کی فہرست۔

ب۔ مشینری اور فراہم کردہ ٹرانسپورٹ کی فہرست۔

ج۔ فرم میں بحیثیت ملازم کام کرنے والے ٹیکنیکل سٹاف کی فہرست۔

د۔ اس محکمہ کی جاری کردہ اسنادات جس کے تحت کام کیا ہو

ہ۔ بنکوں کی طرف سے مالی حیثیت کے متعلق سرٹیفکیٹ

کنٹریکٹ کے کاغذات سمیت ٹینڈرز داخل کرنے کی دعوت صرف ان ٹھیکیداروں کو دی جائے گی جو پیشگی اہلیت کی بناء پر منظور شدہ ہوں۔

ڈپٹی پراجیکٹ ڈائرکٹر

چشمہ۔ جہلم لنک کینال سرکل واپڈا۔ کندیاں

۲۳۴(ے) ۱۱۲

دلچسپ اور مفید طبی تجربات (۲۵)

جوڑوں کا درد غائب

"میری بیٹی جوڑوں اور اعصاب کے دردوں سے بیمار تھی تو میں نے اس کے لئے "پینز کیور" (PAINS CURE) حاصل کر کے استعمال کرائی خدا تعالیٰ کے فضل سے اس دوا کی صرف چار خوراکوں سے آرام ہو گیا"۔ اقتباس از چٹھی مکرم قریشی محمد حنیف صاحب قمر علوی سائیکل سوار سیاح۔ ربوہ

قیمت مکمل کورس -/۱۶ ڈاک خرچ -/۵۰ تفصیلی لٹریچر بالکل مفت

محمود یونیورسل کمپنی رجسٹرڈ ۳۰ کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائد اعظم لاہور

ڈاکٹر راجہ محمود ... کمپنی گولبازار۔ ربوہ

شربت خاص چھاتی ساز، نزلہ، زکام، بلغمی کھانسی، دمہ، اور امراض سینہ میں چھوٹوں، بڑوں سب کیلئے یکساں مفید ہے، فی شیشی نو سو روپیہ، تیار کردہ: دواخانہ خدمت خلق ربوہ

اللہ تعالےٰ ہر آن انسان کو اپنی بے شمار رحمتوں اور برکتوں سے نواز رہا ہے

اگر انسان غور کرے تو اسے معلوم ہو کہ سارا جہان اس کی خدمت میں لگا ہوا ہے۔

سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ اللہ تعالےٰ کی رحمتوں برکتوں اور فضلوں کی بے اندازہ وسعت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالےٰ کی رحمتیں اور برکتیں اتنی وسیع ہیں کہ اگر انسان غور کرے اور سوچے تو اسے معلوم ہو کہ ہر قدم جو انسان اٹھاتا ہے ہر لمحہ جو انسانی زندگی پر گزرتا ہے ہر ساعت جو اس پر آتی ہے وہ اللہ تعالےٰ کے بے انتہا فضلوں اور اس کی بے انتہا برکات کو اپنے ساتھ لے کر آتی ہے۔ اور پھر اگر انسان اور زیادہ غور کرے تو اُسے معلوم ہو کہ سارا جہان اس کی خدمت میں لگا ہوا ہے اور دن رات اللہ تعالےٰ کے فضلوں سے وہ حصہ پا رہا ہے ہر ہاتھ جو وہ لمبا کرتا ہے ہر آنکھ جو وہ جھپکتا ہے، ہر آواز جو وہ سنتا ہے ہر تھوک جو وہ نگلتا ہے اللہ تعالےٰ کے فضل اور اس کے احسان کا ہی نتیجہ ہے۔ ورنہ خود انسان میں کہاں یہ طاقت تھی کہ وہ ایسا کر سکتا۔ اگر ڈاکٹر ہائیڈرو کلورک ایسڈ پلا پلا کر انسان کی قوت ہضم درست کرتے تو وہ چند دنوں کے اندر اندر مر جاتا۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے انسان کے اندر ایک ایسی مشین لگا دی ہے کہ جونہی کوئی غذا استعمال میں آتی ہے وہ مختلف قسم کی تبدیلیوں کے بعد اُسے انسانی خون میں شامل کر دیتی ہے۔ اور پھر خون اُس غذا کو لے کر فوراً دل میں پہنچتا ہے جہاں اُس کی صفائی کے لئے اُسے پھیپھڑوں میں سے گزارا جاتا ہے۔ پھر صاف شدہ خون دل کے بائیں حصہ میں آنے کے بعد ایک بڑی رگ کے ذریعہ دل سے باہر نکلتا ہے جو آگے چل کر دو حصوں میں منقسم ہو جاتی ہے۔ ایک حصہ سر کی طرف خون لے جاتا ہے اور دوسرا حصہ دل کے مقام سے نچلے حصہ کی طرف خون لے جاتا ہے اور اس طرح ہر عضو اپنی ضرورت کے مطابق غذا حاصل کر لیتا ہے مثلاً دماغ کے وہ اعلیٰ حصے جو عقل اور شعور کے مرکز ہیں وہ اس سے اپنی غذا لے لیتے ہیں اور جسم کے مختلف عضلات کو حرکت میں لانے والے مراکز اپنی غذا لے لیتے ہیں۔ اسی طرح آنکھ، کان، ناک، زبان اور دوسرے اعضاء اپنی غذا لے لیتے ہیں۔ غرض ایک عظیم الشان نظام ہے جو زندگی کو برقرار رکھنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے انسان کے اندر جاری کیا ہوا ہے۔

لوگ کارخانے دیکھتے ہیں تو تعجب کرتے ہیں۔ چکیوں کو دیکھتے ہیں تو حیران ہو جاتے ہیں کہ یہ کس طرح آٹا پیس رہی ہیں مگر انہیں کبھی احساس نہیں ہوتا کہ ان تمام مشینوں سے ایک بڑی مشین اللہ تعالےٰ نے خود انسانی جسم کے اندر پیدا کر رکھی ہے جو پیس بھی رہی ہے، جو صاف بھی کر رہی ہے۔ جو طاقت بھی پہنچا رہی ہے۔ جس طرح بعض مشینیں ایسی ہوتی ہیں جو میدہ الگ نکالتی جاتی ہیں اور سوجی الگ نکالتی جاتی ہیں اسی طرح انسانی جسم میں اللہ تعالےٰ نے جو مشین بنا رکھی ہے اُن میں سے کوئی خون صالح پیدا کرتی ہے کوئی عقل کو طاقت دیتی ہے کوئی سمع کو طاقت دیتی ہے کوئی بصر کو طاقت دیتی ہے۔ کوئی قوت گویائی کو طاقت دیتی ہے۔ غرض ایک نظام ہے جو انسان کے اندر دن رات کام کر رہا ہے اور بیسیوں چیزیں ہیں جو اُس سے پیدا ہوتی ہیں اُن میں سے کوئی انسانی حس کو طاقت دیتی ہے، کوئی قوت شامہ کو طاقت دیتی ہے، کوئی اعصاب کو طاقت دیتی ہے۔ اسی طرح انسانی دماغ میں مختلف قسم کے ڈیپارٹمنٹ بنے ہوئے ہیں۔ اتنے بڑے ڈیپارٹمنٹ دنیوی گورنمنٹوں میں نہیں ہوتے جتنے انسانی دماغ میں اللہ تعالےٰ نے بنائے ہوئے ہیں مگر انسان کو احساس بھی نہیں ہوتا کہ مجھ پر اللہ تعالےٰ کے کیا کیا احسانات ہو رہے ہیں وہ اندھے کی طرح گزر جاتا ہے اور اس کا دل اللہ تعالےٰ کی محبت سے ہمیشہ خالی رہتا ہے۔"

(تفسیر کبیر سورۃ الشعراء صفحہ ۲۰۹، ۲۱۰)

حضرت سیّدہ اُمّ مظفر احمد صاحب رضی اللہ عنہا کی وفات پر

تحریک جدید انجمن احمدیّہ پاکستان کی قرارداد تعزیت

مجلس اور کارکنان تحریک جدید حضرت اُمّ مظفر صاحبہ رضی اللہ عنہا کی وفات پر دلی رنج و الم کا اظہار کرتے ہوئے دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کے درجات بلند کر کے انہیں اپنے قرب میں جگہ دے اور ان کی اولاد و جملہ افراد خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

مرحومہ محترمہ حضرت قمر الانبیاء صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی زوجہ مطہرہ ہونے کے علاوہ ذاتی خوبیوں اور اوصاف کے باعث ممتاز حیثیت رکھتی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے اپنے عظیم المرتبت صاحبزادہ کے لئے اس خاتون مبارکہ کا انتخاب خود فرمایا۔ اس انتخاب کا باعث بھی مرحومہ کے والد محترم حضرت مولانا غلام حسن خان صاحب رضی اللہ عنہ کی دین داری، تقویٰ، بے نفسی اور علمی مشاغل تھے جن کی زیر تربیت مرحومہ نے اپنی ابتدائی زندگی کے دن گزارے تھے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے گھرانہ کا فرد ہونے اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی پاک معیت و رفاقت کے باعث مرحومہ نے اپنی امتیازی خصوصیات میں ترقی کر کے خواتین جماعت کے دلوں میں ایک خاص مقام پیدا کر لیا تھا۔ غرباء اور محتاجوں کی امداد نے آپ کو ان لوگوں کے بہت زیادہ نزدیک کر دیا تھا۔ جو جماعت کے غریب طبقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ جماعتی قربانیوں میں بھی آپ کا حصہ کم نہیں تھا۔ تیسرے حصہ کی موصیہ ہونے کے باعث آپ نے سلسلہ کے لئے بیش قیمت جائداد چھوڑی ہے۔ الغرض مرحومہ ایک عالم کو سوگوار چھوڑ کر اپنے حقیقی آقا و مالک کے حضور حاضر ہوئی ہیں۔ اللہ تعالےٰ مرحومہ محترمہ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ اور مرحومہ کی اولاد و متعلقین کا حامی و ناصر ہو۔ اور انہیں دین و دنیا میں کامیابی و کامرانی عطا فرمائے۔

سیکرٹری مجلس تحریک جدید انجمن احمدیّہ

نتیجہ ضمنی امتحان فضل عمر درس القرآن کلاس

۲۷ر نومبر ۱۹۶۹ء کو یہ امتحان لیا گیا تھا۔ پرچہ جات اپنے اپنے مقام پر بھجوائے گئے تھے۔ مقامی لجنہ کے زیر نگرانی امتحان ہوئے ہیں۔ نتیجہ حسب ذیل ہے۔ کل نمبر ۱۵۰ تھے:۔

۱	مبارکہ بنت سید سردار شاہ صاحب جہلم شہر	۱۲۱
۲	سعیدہ " سید سردار شاہ صاحب جہلم شہر	۱۱۳
۳	شمیم لطیف صاحبہ بنت ڈاکٹر عبداللطیف صاحب سرگودہا	۱۱۹
۴	ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا نثار احمد صاحب سرگودہا	۷۰
۵	امۃ الحفیظ صاحبہ بنت حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب کھاریاں	۱۰۳
۶	امۃ الباسط صاحبہ دارالصدر جنوبی ربوہ	۱۲۳
۷	ناصرہ مرزا صاحبہ دارالصدر شرقی ربوہ	۱۰۹
۸	امۃ النصیر مرزا صاحبہ دارالصدر شرقی ربوہ	۱۰۷
۹	منور ناصرہ صاحبہ دارالصدر شرقی ربوہ	۱۰۵
۱۰	خالدہ مبارکہ صاحبہ دارالرحمت وسطی ۲ ربوہ	۱۰۰
۱۱	امۃ الہادی صاحبہ دارالرحمت وسطی ربوہ	۹۴
۱۲	جناب بیگم صاحبہ دارالرحمت وسطی ۲ ربوہ	۸۳
۱۳	حبیبہ بیگم صاحبہ دارالصدر غربی الف ربوہ	۸۱

(ایڈیشنل ناظرہ اصلاح و ارشاد)

درخواست دعا: عاجزہ کے نانا محترم مولوی غلام رسول صاحب فاضل گورنمنٹ پنشنر آف کوٹلی افغاناں کو گرنے کی وجہ سے کولہے پر سخت چوٹ آئی ہے نیز آنکھوں میں موتیا اتر رہا ہے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم جلد انہیں کو شفاء عطا فرمائے (عاجزہ ذکیہ بیگم شہید معلمہ گرلز سکول دارالبرکات ربوہ)

جی مہر ڈویژنل ... ۵۲۵۶